سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلّۃ

BADR

بدر

QADIAN

قادیان ۔ ضلع گورداسپور

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمدؐ

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت ۔ ہم مجدد برسرِ ایں صد

ضمیمہ درس قرآن مجید

چار روپے

جلد ۱۲

۲ ۔ شعبان ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ جولائی ۱۹۱۳ء مطابق ۴ ساون ۱۹۷۰

نمبر ۲

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم

اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نورِ دینِ مصطفیٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہو گا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردئ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا　　مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم　　ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم

آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست　　بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام　　دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

مہرِ او با شیر شد اندر بدن　　جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام　　ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست　　زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود　　آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قولِ او در جانِ ماست　　ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد　　ہرچہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد

آں ہمہ از حضرتِ احدیت است　　منکرِ آں مستحقِ لعنت است

معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست　　منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است

معجزاتِ انبیاءِ سابقین　　آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں

بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست　　ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یکدم دوری ازاں عالی جناب　　نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

ضروری اطلاع

حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے ایک الگ آدمی معین کیا ہے لہذا کتب خانہ کو درخواستیں کسی خاص آدمی کے نام نہیں آنی چاہئیں بلکہ اس پتہ پر آنی چاہئیں۔

مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بخیریت ہیں۔ تمام درس قرآن و حدیث کے روزانہ ہوتے رہے ہیں + حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت میر ناصر نواب صاحب چندہ جمع کرنے کے سفر سے واپس بخیریت یہاں آگئے ہیں + باران رحمت کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے مگر ہنوز ڈھاب نہیں بھرے + حضرت نواب صاحب مالیر کوٹلہ میں ہیں اور حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب اپنے وطن امروہہ میں رونق افروز ہیں + حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے چند روز بخار میں مبتلا رہے اب آرام ہے اور تبدیل آب و ہوا کے واسطے کوہ مری تشریف لے گئے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے مکرم و مخدوم فخر قوم کو صحت و عافیت کے ساتھ واپس لائے۔ حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب موسمی تعطیلات کے سبب یہاں تشریف فرما ہیں اور مدرسہ کے کام میں اور انجمن کے بعض کاموں میں امداد فرما رہے ہیں + عاجز اور شیخ غلام احمد صاحب نومسلم واعظ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے جموں کی مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھنے گئے تھے جہاں بعد وعظ و دعا سنگ بنیاد رکھا گیا اور ایک پبلک لکچر ہوا۔ مفصل آئندہ۔ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب سفر دکن پر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سفر مبارک کرے اور حصول رضائے الٰہی کا موجب بنائے ان کی مفصل چٹھی اس اخبار میں درج ہے۔ مگر اس میں تاریخیں کچھ غلط لکھی گئی ہیں صحیح تاریخیں یوں ہیں کہ خواجہ صاحب موصوف ۲۳ تاریخ کی شام کو لاہور سے روانہ ہوں گے اور براہ دہلی ۲۶ کی صبح کو مدراس اور ۲۷ کو بنگلور پہنچیں گے! وحسبنا الحکیم حضرت خلیفۃ المسیح آپ کے ساتھ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ صوفی غلام رسول صاحب آف راجیکی۔ درسیل شاہ صاحب برق پشاوری بھی ہوں گے اور اس طرح یہ ایک احمدیہ وفد دکن میں تبلیغ اسلام کا کام کرے گا + مستری حاجی موسے صاحب کو اللہ تعالیٰ نے چوتھا فرزند رشید عطا کیا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نام محمد احمد رکھا ہے + برادر مکرم میر احمد صاحب مہتمم دواخانہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے فرزند رشید عطا کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نام امیر محمد رکھا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے + برادر غلام نبی صاحب کلکتہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی محمد عطاء الرحمان صاحب ایم اے کے وہاں دو لکچر ہوئے۔ ایک اردو میں ایک انگریزی میں سامعین پر بہت نیک اثر ہوا + ایتوار گذشتہ کو صدر انجمن کے اراکین کا اجلاس ہوا۔ لاہور سے حضرت خواجہ صاحب ڈاکٹر صاحب و شیخ رحمت اللہ صاحب تشریف لائے تھے

عورتوں کے حقوق

نیویارک کے پادری میتھو ٹیلر نے اپنے مدرسہ کی ایک ملازمہ مس ایمی کو اس واسطے موقوف کر دیا ہے کہ وہ عورتوں کے واسطے حقوق طلب کرنے والی کمیٹی میں شامل ہوئی تھی۔ اس پر پادری صاحب کے برخلاف ناراضگی کا جوش پھیلا ہے مگر ہماری رائے میں پادری صاحب کا اس میں قصور نہیں جب کہ دین یسوعی نے عورتوں کے واسطے کوئی حقوق رکھے ہی نہیں تو پادری کیا کرے۔

اشاعت انجیل

ماہ مئی میں جو انجیلیں امریکہ سے غیر ممالک کو بھیجی گئی ہیں ان کا وزن دو سو ٹن ہے۔ دنیا میں انسان پرستی پھیلانے کے لئے اتنا جوش الاماں!

نماز مترجم

نہایت عمدہ۔ خوشنما کاغذ خوشخط حبیبی تقطیع پر شیخ مولا بخش صاحب مالک نیولائل پریس نے چھپوائی ہے۔ قیمت ۱؎ فی نسخہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

مفرح یاقوتی

کے درخواست کنندوں کو اطلاع ہو کہ مفرح کی ڈبیاں جو بدر ایجنسی میں تھیں وہ مدت سے ختم ہو چکی ہیں اور مفرح کے موجد صاحب کی خدمت میں بہت دفعہ یاد دہانی کرائی گئی ہے مگر معلوم نہیں کس سبب سے انھوں نے اس کے بعد ایجنسی کو ڈبیاں مہیا کرنی پسند نہیں فرمائیں اس واسطے کوئی صاحب درخواست یہاں نہ بھیجے۔

یوروپین تہذیب

پیرس کی ایک حسین ایکٹرس نے اور زیادہ ننگا کر عام مجمع میں اپنا لاثانی ناچ دکھایا اس کا نام مس ویلانی ہے جو پیرس کی مشہور رقاصہ ہے مس ویلانی نے مختلف پوشیدہ صحبتوں میں اپنا یہ کمال دکھانے کے بعد حال ہی میں جرمنی کے شہر میونخ میں خاص خاص مشہور مصوروں۔ نقاشوں اور بت تراشوں کو بلا کر ان کے سامنے اپنا برہنہ ناچ کا کمال دکھایا ہے۔ پرانے اصول کے دلدادہ پولیس افسر اس برہنہ ناچ کو سخت بد اخلاقی اور بد تہذیبی تصور کرتے تھے اور مس ویلانی کی تاک میں لگے ہوئے تھے کہ اس کو برہنہ ناچتے ہوئے گرفتار کریں۔ کچھ دنوں کے بعد مس ویلانی کو میونخ کے کسی تھیٹر میں اپنا با کمال ناچ دکھانے کا موقعہ پڑا اور پولیس نے دخل بے جا کر کے اس کو گرفتار کر لیا اور عدالت میں باقاعدہ چالان کر دیا۔ مقدمہ جب مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔ جرمنی کے نصف درجن مشہور و معروف صاحب کمال مصوروں نے شہادت دی کہ ہم نے خود مس ویلانی کا برہنہ ناچ دیکھا ہے اور دعوے کرتے ہیں کہ یہ نہایت ہی اعلےٰ درجہ کا ناچ ہے۔ جس میں ایک اعلےٰ ترین کمال انسانی نظر آتا ہے اور ہمیں اپنے فن میں اس ناچ سے بڑی امداد ملی ہے۔ جرمنی میں سب سے بڑے پروفیسر کول باش نے کہا کہ یہ رقص علم و فن کی حیثیت سے بڑے اعلیٰ ترین کمال کا ظاہر کرنے والا اور بہت ہی معزز و مہذب ناچ تھا۔ میں اپنی بیوی کو بھی یہ ناچ دکھانے کو لے گیا تھا۔ اور انھوں نے بھی تسلیم کیا۔ کہ اس میں کوئی اعتراض کے قابل بات نہیں ہے۔ میونخ کے آرٹسٹ سوسائٹی کے پریسیڈنٹ پروفیسر شٹرن نے شہادت میں اس سے بھی بڑھ کر ارشاد فرمایا کہ میں تو اس دن خوش ہونگا۔ جب ایسے کمالات بجائے منتخب لوگوں کے عوام کے سامنے اور خلقت عام کے مجمع میں دکھائے جایا کرینگے۔ اور انسانی تہذیب کی یہ ترقی عام مخلوق کے لئے ایک نعمت عظمےٰ ہوگی۔ انسانی جسم کے حسن و جمال کے اظہار سے تہذیب میں کسی قسم کا رخنہ نہیں پڑ سکتا ؛ (سماچار)

بدر۔ یوروپین تہذیب کے دلدادہ غور فرما دیں بات کہاں سے کہاں جا رہی ہے۔

لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح کی دوسری تقریر

(مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم)

۱۶ جون ۱۹۱۲ء کو ۵ بجے شام کے حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک پبلک تقریر فرمائی جس کے لئے ایک اعلان شائع کیا گیا تھا۔ وہ وقت مقررہ پر آکے احمدیہ بلڈنگز کی مسجد میں کھڑے ہوکر مندرجہ ذیل تقریر فرمائی چونکہ وقت بہت تنگ تھا اس لئے دوسرے دن صبح کو ایک تیسری تقریر اور آپ نے کی۔ یہ تقریر بھی حسب معمول حضرت خلیفۃ المسیح کی اصلاح کے بعد شائع کیجاتی ہے۔ ایڈیٹر

الحمد للہ رب العالمین ۔ الرحمن الرحیم ۔ مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین ۔ اھدنا الصراط المستقیم ۔ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۔

یہ چند آیات جو میں نے پڑھی ہیں یہ قرآن کریم کے ابتداء میں لکھی ہیں غالباً ہر ایک مسلمان بائوں کہو کہ ہر ایک مسلمان جو کبھی نماز پڑھتا ہو ان کو یاد رکھتا ہے یہ آیتیں تمام مذاہب اسلام میں جسقدر بھی ہوں اور تم جانتے ہو۔ کہ کم از کم میں مذاہب اسلام کو جانتا ہوں وہ شیعہ ہوں یا ناصبی ہوں سنی ہوں یا صوفی ہوں۔ مذاہب اربعہ کے پابند ہوں یا گروہ اہل حدیث سے ہوں سب کے سب عملی طور پر نماز میں اس سورۃ کو پڑھتے ہیں۔ بعض اس کے پڑھنے میں لفظ فرض کا کہہ لیتے ہیں اور بعض واجب کا۔ پھر بعض ائمہ فرض اور واجب میں فرق نہیں سمجھتے اور بعض کچھ فرق نکالکر اعتقادی طور پر فرق کر لیتے ہیں نہ عملی طور پر۔

اسلام کا احسان عام اس سورۃ میں اھدنا الصراط المستقیم ۔ صراط الذین انعمت علیھم کی دعا واقعہ ہوئی ہے۔ اور اس سورۃ پر غور اور تدبر کرنے سے مجھے ایک اور ایک دو کی طرح ۔ اور اس سے بھی زیادہ ۔ کیونکہ کہتے ہیں۔ آنکھ کے ایک مرض میں ایک کے دو نظر آتے ہیں) کامل یقین ہے کہ اسی آیت نے دنیا پر احسان عام کرنا چاہا ہے۔ یہ آیت ایک مسلمان کو نوع انسان کے تمام راستبازوں اور برگزیدوں کی اتباع کی تعلیم دیتی ہے۔ وہ خواہ کسی ملک اور کسی قوم میں پیدا ہوئے ہوں کیونکہ اس میں یہ نہیں کہا کہ ان لوگوں کی راہ بتا۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبع ہیں یا صحابہ اور تبع تابعین کے متبع ہیں یا ان کی راہ جو اجماع اور قیاس صحیح کے قایل ہیں یا احادیث کے قائل ہیں یا صوفی مشرب ہیں کسی خاص قوم اور فرقہ کا نام نہیں لیا بلکہ کوئی ہوں۔ ہاں منعم علیہ ہوں وہ یہودیوں میں ہوں۔ عیسائیوں میں ہوں۔ مجوسیوں میں ہوں۔ آریہ ورت میں ہوں۔ کنفیوشس لیوٹ کے متبع ہوں کسی قوم اور کسی ملک میں ہوں۔ کتنا وسیع خیال اور عام احسان ہے جس کی تعلیم اسلام دیتا ہے۔ جو نعمت تیرے حضور مسلم ہے۔ اور جو انعامات تو نے اپنے اس برگزیدہ لوگوں پر خواہ وہ کہیں بھی ہوں کئے ہیں انہیں لوگوں کی راہ ہم مانگتے ہیں کہ اس کی آگاہی عطا کر و۔ یہ تو تم جانتے ہو کہ زمین گول ہے اور یہ بھی جانتے ہو کہ ہر جگہ ہر وقت کوئی نہ کوئی نماز کا وقت ضرور رہتا ہے۔ کہیں عصر کہیں مغرب۔ کہیں ظہر۔ کہیں عشا اور کہیں فجر۔ غرض ایک جگہ ایک نماز کا وقت۔ دوسری جگہ دوسری نماز کے اوقات ہوں گے پس گویا ہر وقت یہ آیت پڑھی جاتی ہے اس غور و فکر کے بعد میں نے اپنی خوشی کی کئی باتیں اس سے نکال لیں۔

اوّل ۔ تمام مذاہب میں جن سے میری مراد تاریخی مذہب ہیں یا صاف الفاظ میں یوں کہو ۔ جو کسی نبی کے ماتحت سمجھے جاتے ہیں۔ دعا ایک ایسی چیز ہے کہ اگر اس کا انکار کیا جاوے۔ تو ساری نبوتیں باطل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ نبوتوں کی بنیاد ہی دعا پر ہے۔ میں آپ بھی دعاؤں کا بہت ہی قائل اور معتقد ہوں اور میں نے دعاؤں کی قبولیت کے ایسے نظارے دیکھے ہیں کہ کوئی فلسفہ اور سائنس میرے سامنے دعا کو باطل نہیں کر سکتا۔

دوم ۔ اس دعا نے دنیا کے تمام راستبازوں اور برگزیدہ لوگوں کی تعظیم و اطاعت کی تعلیم ہر مسلمان کو دی ہے۔ اب جبکہ رات اور دن کا کوئی وقت نہیں گزرتا جبکہ یہ دعا نہیں مانگی جاتی۔ کہ منعم علیہ کی راہ دکھا دو اور تمام مذاہب دعا کے قائل ہیں اور یہ دعا اسقدر مانگی گئی ہے جس کی حد نہیں کم از کم پانچ نمازوں میں جو ہر وقت دنیا میں پڑھی جاتی ہیں مسلمان یہ دعا مانگتے رہتے ہیں۔ اور دعا میں یہ خاصیت ہے کہ جب وہ اضطراب اور توجہ تام سے مانگی جاوے تو ضرور قبول ہوتی ہے۔

دعا اور کوشش بعض لوگ دعا کے منکر ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ زبان سے کہنے سے کیا بنتا ہے مگر مجھے تعجب ہے کہ تمام خواہشیں جب دل سے اٹھتی ہیں تو پھر وہ زبان پر آتی ہیں اور اس کے بعد ان کا اثر تمام اعضاء پر پڑتا ہے۔ کم سے کم بعض معاملات میں وکلاء کو اور کورٹ فیس کے لئے روپیہ دینا پڑتا ہے یہ تمام کرشمے اس ایک خواہش کے ہیں۔ جو دل میں پیدا ہوئی۔ پھر کیا یہ تعجب کی بات ہے کہ دل کی خواہش باقی اعضاء پر متاثر ہوکر انکی مساعی سے بار آور ہو جاوے اور زبان سے اگر اللہ تعالےٰ کے حضور التجا اور دعا کی جاوے۔ تو وہ کامیاب نہ ہو اسے بے اثر اور فضول قرار دیا جاوے۔ وہ تمام مساعی جو ایک شخص کسی مطلب کے لئے کرتا ہے۔ اور ادہر ادہر ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک شخص جو بیٹھا ہوا سر بگریباں کسی امر کے متعلق سوچ رہا ہے۔ یہ سب کے سب دعا ہی کے عجائبات ہیں۔ مگر ایک محجوب انسان سمجھ نہیں سکتا یہ غور و فکر اور کوشش ایک محجوب کی دعا ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کے حضور گڑگڑانا اور پکارنا عارف کی دعا ہے جس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ جھوٹے ہیں جو نبیوں کے بتلائے ہوئے اصل سے انکار کرتے ہیں۔

کوشش کو مقدم کیا ہے اور دراصل کوشش بھی ایک قسم کی دعا ہی ہوتی ہے لیکن یہ ابتدائی درجہ دعا کا ہے جب انسان اللہ تعالےٰ کی صفات کاملہ پر ایمان لاتا ہے۔ اور اسباب کی زنجیروں سے نکل جاتا ہے وہ اس کی عارفانہ زندگی ہوتی ہے اس مقام پر وہ بے اختیار ہوکر ایاک نستعین ہی پکارتا ہے۔

وضو غرض یہ دعا تھا ہے۔ مسلمان جب دعا کے لئے مہیا ہوکر آتا ہے تو پہلا کام وضو ہے۔ غالب گناہ ہاتھ پاؤں کے متعلق ہوتے ہیں اس لئے انکو وضو میں دہوتا ہے۔ گویا یہ بتاتا ہے۔ کہ جہاں جہاں میرا ہاتھ پہنچا ہے۔ میں اس کو دہونے کو طیار ہوں۔ باقی کے لئے آپ مدد کریں۔ وضو کی ظاہری حالت ایاک نعبد کے نیچے ہے۔ اور اس کی اصل حقیقت اور روح جو اندرونی طہارت اور باطنی پاکیزگی ہے وہ ایاک نستعین کے تحت ہے۔

اذان میں اصول اسلام کا اعلان پھر نماز میں آنے سے پہلے کوشش کی اور بھی حد کر دی۔ پانچ وقت نمازوں کے یا اس اصل

کے موافق جو میں نے ابھی بتایا ہر وقت ہی دنیا کے ہر حصہ میں اسلام کے اصول پیش کرتا ہے۔ اور وہ یہ کہ بلند مناروں پر چڑھ کر اذان دیتا ہے۔ اس کے معنے اعلان کے ہیں پہلے بتاتا ہے کہ ہم ہیں کون؟ اللہ اکبر کہہ بتاتا ہے کہ ہم اس قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو اللہ کو سب سے بڑا سمجھتی ہے۔ تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام بدیوں سے منزہ اسے یقین کرتی ہے۔ اسی کا ہم دنیا میں اعلان کرتے ہیں اور بڑی بھاری شہادت چار مرتبہ ہوتی ہے۔ اسلئے یہ بھی اللہ اکبر چار مرتبہ کہتا ہے۔ پھر اور تشریح کرتا ہے کیونکہ شاید کوئی اور بھی اللہ اکبر کہتا ہو اس لئے بتاتا ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کو تمام حاجت روائیوں کا مرکز اور اپنے آپ کو کامل محتاج یقین کرتے ہیں اسلئے دل سے کہتے ہیں

اشھد ان لا الٰہ الّا اللّٰہ

اس کلمہ نے ایک مؤمن مسلمان کو تمام دنیا سے ناامید کر دیا ہے۔ کیونکہ اللہ کے مفہوم میں داخل ہے کہ کوئی معبود نہیں کوئی محبوب اور مطاع نہیں۔ مگر اللہ

نبی کریمؐ کی خاص عظمت

پھر دنیا میں راستباز ضرور آتے ہیں اور انھوں نے خدا تعالےٰ کی عظمت کے اظہار کے لئے کوئی کسر نہیں رکھی اس مقصد کے لئے عزت۔ آبرو۔ جان و مال اور عزیز وطن کی کوئی پروا نہیں رکھی۔ اس کو پہونچایا اور بہتوں کو منوایا۔ مگر تھوڑا ہی عرصہ ان پر گزرا کہ ان کے متبعین نے ان کو معبود قرار دیدیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو آخر میں آئے۔ آپؐ نے سوچا کہ میرے بہت سے بھائی جو لا الٰہ الا اللہ کے خادم تھے۔ بڑے خاکسار اور شریف الطبع اور نہایت ملنسار اور با اخلاق طبیعت کا انسان مسیح تھا۔ مگر عقلمندوں نے انکو بھی خدا بنا کر چھوڑا اس دانش و عقل پر کہ ایک انسان کو خدا بنالیا اب کہتے ہیں ہمارے ذریعہ روشنی پہنچتی ہے یہ اچھی روشنی ہے روشنی کا قاعدہ یہاں تک مجھ کو معلوم ہے اس کے اندر کاربن ہوتی ہے اور وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتی رہتی ہے ملّت ابراہیمی کے مقتدا اور مقتدی اولاد ابراہیم تھے مگر انھوں نے اللہ کے سوا اوروں کو معبود بنا لیا۔ اس غلطی میں دنیا کو مبتلا دیکھ کر آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے متعلق ہمیشہ کے لئے شرک کی بنیاد اُکھیڑ دی اور ہر وقت اس کا عام اعلان کرایا۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس پاک کلمہ نے ایسی احتیاط کر دی کہ آیندہ یہ غلطی نہیں ہو سکتی۔ آپؐ نے یہ کھولکر بتا دیا کہ میں عبد ہوں اور رسول ہوں۔ اذان میں اس کلمہ کو رکھنے سے یہی غرض ہے کہ **ہادیان مذہب** کو معبود بنانے کی غلطی اس قوم میں پیدا نہ ہو۔

پھر جامع تعظیمات الٰہیہ کی دُعا نماز ہے اور تمام ان راہوں سے جو مظفر و منصور ہونے کی راہیں ہیں۔ حیّ علے الفلاح کہہ کر واقف کیا۔ اس کو اس قدر بلند آواز سے پہونچایا کہ خلقت کو کبھی شبہ نہ رہے۔

مخفی مذاہب

مینے ایسے مذاہب دیکھے ہیں۔ جو اپنی تعلیم کو مخفی رکھتے ہیں۔ انمیں بڑا مذہب فری میسن ہے اس کی تعلیم اور حالات عام نہیں ہوتے۔ اس میں بعض مصالح ملکی بھی ہیں اس لئے بڑے بڑے عہدہ دار اس میں شامل ہوتے ہیں۔ لوگوں نے فریمیسری کے متعلق عجیب عجیب باتیں سنائی ہیں۔ مگر فریمین ان کو سنکر ہنس دیتے ہیں۔

شاکت مت

پھر ہندوؤں میں ایک قوم ہے جو اپنے مذہب کو مخفی رکھتی ہے۔ لاہور اور امرتسر میں دو ۲ ہوں گے۔ وہ بھی اپنے مذہب کو بہت ہی مخفی رکھتے ہیں۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ جو تعلیم تعظیم الٰہیہ اور شفقت علے خلق اللہ پر مبنی اصول رکھتی ہو اس کے چھپانے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ مینے بہت سوچا ہے۔ مگر یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ اس لئے ان تمام مخفی مذاہب کے مقابلہ میں اسلام پانچ وقت روزانہ بلند آواز سے اپنے کل عقائد کو کھولکر بیان کرتا ہے۔

اسلام کا امتیاز

کیونکہ اسلام میں کوئی مخفی راز نہیں اگر کسی نے شخصی ضرورتوں کے لئے کوئی ایسی انجمن بنائی ہو تو اس کا ہمیں علم نہیں مگر یہ میں جانتا ہوں کہ اسلام کسی مخفی سوسائیٹی کی تعلیم نہیں دیتا اور جہاں تک مینے اسلام کو سمجھا ہے اس کی کوئی ایسی بات نہیں جو مخفی رکھی گئی ہو۔

بہر حال ہمارا مذہب تو ایسا کھُلا ہے کہ پانچوقت پہنچایا جاتا ہے۔ زمین چونکہ گول ہے اسلئے یہ کہنا درست ہے کہ ہر وقت اسکے اصولوں کو کھول کر سنایا جاتا ہے۔ اس پر ۳۰ سال گذر گئے ہیں اور یہ برابر سنایا جاتا ہے۔

غرض اس آیت میں اسلام کے احسان عام کی تعلیم ہے جس سے دنیا میں ایک امن اور سلامتی پیدا ہو سکتی ہے۔ جبکہ یہ تعلیم دی ہے کہ ہمیں منعم علیہ کی راہ دکھا۔ اس میں کسی قوم اور ملک کو مخصوص نہیں کیا۔ پس ہم کہتے ہیں جو بھی تیرے حضور انعمت ہیں ان کے قدم بقدم چلاؤ۔

اسلام کی تعلیم میں عالمگیر صلح کا دوسرا اصل

پھر ایک اور احسان عام اسلام نے یہ کیا کہ اپنے متبعین کو یہ تعلیم دی۔ لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ - الایۃ۔ فرمایا کوئی معبود کسی قوم کا ہو کسی کو گالی مت دو۔ قرآن کریم چونکہ اپنے دعوے کے ساتھ دلائل بیان کرتا ہے۔ اس لئے اس تسلیم کی خوبی عقلی دلیل سے سمجھائی۔ کہ جو لوگ اللہ کے سوا اور معبودوں کو پکارتے ہیں تم ان کے معبودوں کو گالی نہ دو۔ کیونکہ اگر تم ایسا کروگے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کو گالی دینگے۔ اس عقلی دلیل سے ہماری قوم کو بتایا ہے کہ کسی دوسری قوم کے معبود کو ہم گالی نہیں دے سکتے۔ اور یہ فخر

یہ صرف قرآن مجید کو حاصل ہے

کوئی کہے تم کیا جانتے ہو؟ میں کہتا ہوں کہ مینے بائبل کو پڑھا ہے۔ اور کثرت سے پڑھا ہے۔ اس میں یہ تسلیم نہیں۔ تین وید پڑھے ہیں (پڑھوا کر سُنے ہیں) اور خوب پڑھے ہیں۔ ژند وستا۔ گاتھ۔ سفرنگ کو خود پڑھا ہے اور خوب پڑھا ہے مگر یہ تعلیم کہ کسی اہل مذہب کے معبود کو گالی نہ دو۔ ان میں نہیں۔ قرآن کریم نے صداقت اور ہدایت کے لئے مسلمانوں کو ایسا وسیع الحوصلہ ہونے کی تعلیم دی کہ انعمت علیہ کی دُعا سکھائی۔ تمام مذاہب پر یہ احسان عام کیا کہ ان کے معبودوں کو گالی دینے سے منع فرمایا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ معبودان باطلہ کی تردید منع کی۔ اس کے لئے الگ اصول اور طریقے تعلیم کئے۔ یہاں صرف وہ بات بتائی۔ جو امن اور سلامتی کو قائم رکھتی ہے۔ پھر ان احسانات کے ساتھ ایک اور احسان اسلام نے کیا جو میرے خیال میں دنیا کے کسی ریفارمر اور مصلح کو نہیں سُوجھا۔ وہ یہ ہے۔

ولولا دفع اللہ النّاس بعضھم ببعض
لھدّمت صوامعُ و بیعٌ و صلوٰتٌ و
مساجدُ یذکر فیھا اسم اللّٰہ کثیرا

ہم بعض اوقات خود حفاظتی کا حکم دیتے ہیں۔ اور اس سے غرض یہ ہے کہ اگر یہ نہ ہو تو گرجے تباہ ہو جاویں۔ و حترم سے اور یہودیوں کے معبد تباہ ہو جاویں۔ اور ہم نہیں

چاہتے کہ وہ تباہ ہوں۔ کیا یہ سنہری اصل دنیا کی کسی مذہبی کتاب میں پایا جاتا ہے؟ اگر یہ فقرہ انجیل میں ہوتا تو مسیحی لوگوں نے جو سلوک اپنے مخالف لوگوں کے معبدوں سے کیا ہے۔ وہ نہ ہوتا۔ میتالوجی کو پڑھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ مسیحی لوگوں سے پہلے کس قدر معبد تھے۔ جن کا آج نام و نشان بھی نہیں۔ مثلاً پٹراموں کا بڑا عظیم الشان مندر تھا۔ جہاں سکندر اعظم پیادہ حج کرنے آیا تھا۔ مگر آج کوئی بتا نہیں سکتا کہ وہ مندر کہاں تھا؟

اس قدر تنگ دلی۔ ضد اور تعصب اور ہٹ اسلام پسند نہیں کرتا کہ معبد گرا دئے جاویں۔ مسلمانوں نے جہاں آٹھ سو برس۔ ہزار اور گیارہ سو برس بھی راج کیا ہے اس ملک کے معابد اب تک موجود ہیں۔ اور ان کو تباہ نہیں کیا مگر بڑی روشنی پھیلانے والی قوم سے پوچھیں کہ پٹراموں کا مندر کہاں تھا؟ تو نہیں بتا سکتے نشان تک مٹا دے بلکہ یروشلم جیسی جگہ جو بائبل میں بھی مقدس سمجھی گئی تھی۔ پاش پاش کر دی گئی۔ اور وہاں سور کی قربانی کی گئی۔ شاید کوئی کہہ دے کہ سور ناپاک نہیں۔ مگر بائبل پڑھیں گے تو اس کے خلاف پائیں گے۔ اس کے بالمقابل دیکھو کہ سپین اور فلسطین میں کیسی پر شوکت اسلامی سلطنت تھی۔ مگر دیکھ لو۔ پرانے سے پرانے معبدوں کو چھیڑا نہیں بلکہ فاروق اعظم کے زمانہ میں جب وہ یروشلم تشریف لے گئے۔ تو وہاں کے بشپ نے کہا کہ یہاں نماز پڑھ لو اونھوں نے فرمایا کہ تم بڑے ناعاقبت اندیش ہو۔ اگر میں یہاں نماز پڑھ لوں تو مسلمان اس گرجے کو مسجد بنا لیں گے۔ ہماری سرکار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور نجران کے عیسائی آئے۔ اور اتوار کا دن تھا۔ آپ نے فرمایا میری ہی مسجد میں گرجا کرلو۔ وہ لوگ رومن کیتھلک ہونگے مگر کس حوصلہ کے ساتھ انکو اجازت دی اس سے پایا جاتا ہے۔ جہاں وہ احسان عام کرتے تھے۔ دہاں

ابقائے عام بھی انکا مذہب تھا

خواہ ہندوستان میں پہلی صدی ہجری میں عرب آئے۔ اور کم از کم ساڑھے گیارہ سو سال تک اسلامی سلطنت یہاں رہی۔ قصہ تو مشہور ہے کہ عالمگیر سوا من جینو روزانہ اتروا کر کھانا کھاتے تھے۔ مگر یہ الزام دینے والوں سے اگر حساب پوچھیں کہ تم حساب دان ہو۔ مہربانی کرکے بتاؤ کہ سوا من جینو پہننے والے کس قدر انسان ہوتے ہیں

اور عالمگیر کی سلطنت پر اس حساب کو پھیلائیں تو پھر ہندوستان کیا ساری دنیا کو بھی پورا کر دیتے۔

اس عرصۂ دراز میں ہندوستان کے معابد پر اسلامی سلطنت نے کیا اثر کیا؟ ان کی موجودگی خود ظاہر کرتی ہے۔

ہاں آزادی کو نہیں روکا۔ قبول مذہب میں اسلام نے آزادی کو قائم رکھا۔ جب کہ کہا۔ لا اکراہ فے الدّین۔ اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے اسلام میں داخل ہو جاوے تو اس کا اختیار ہے پھر بھی بڑے بڑے قیود ساتھ رکھے۔ ظاہر میں اگر مسلمان ہو اور دل میں نہ ہو ہم لوگ اُسے منافق کہیں گے اور اس کے متعلق فتوے یہ ہے۔ ان المنافقین فے الدرك الاسفل من النار ایسے لوگ کبھی کسی اعزاز اسلام میں شریک نہیں کئے جاتے۔ غور کرو کیسی خطرناک قید ہے۔ سوائے اس کے کہ شرح صدر سے داخل اسلام ہوں کوئی تحریک مسلمان بنانے کی نہ تھی۔ اور میرے خیال میں تو اسلام میں داخل ہونے کے لئے کچھ روکیں بھی تھیں۔

جزیہ

منجملہ ان کے ایک جزیہ ہے ناواقف لوگوں نے جزیہ پر اعتراض کئے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ جزیہ تو اسلام سے روکنے کا موید تھا۔ جزیہ ایک ٹیکس ہے جو ہر ایسے شخص سے وصول کیا جاتا جو مسلمان نہ تھا مگر مسلمانوں کے ملک میں امن اور چین سے تجارت کرنا چاہے تو جہاں مسلمانوں ۱/۴۰ و ۱/۲۰ و ۱/۱۰ اپنے اموال کا دینے کا حکم ہے۔ دہاں اس غیر مسلم کو ۱/۲ ۴ ماشہ سونے سے زیادہ نہ دینا پڑے اور حسب حیثیت کم ہو جاوے۔ مسلمانوں کے مقررہ حصۂ زکوٰۃ کے علاوہ اور صدقات بھی دینے پڑتے بلکہ جان بھی دینی پڑتی مگر اس قوم کو جو مسلم نہیں اپنی حفاظت جان و مال کے بدلہ میں ایک نہایت ہی خفیف ٹیکس دینا پڑے۔ اور اس پر بھی اعتراض ہو تعجب!

میں نے کہا ہے کہ جزیہ اسلام سے روکنے کی تائید کرتا ہے۔ غور کرو۔ کہ ایک مسلمان جس کے پاس دس کروڑ ہو تو وہ پچیس لاکھ زکوٰۃ دے۔ مگر جو مسلمان نہیں وہ صرف ۱/۲ ۴ ماشہ سونا جو چھ سات روپے کا ہو دے کر مخلصی کرا سکتا ہے۔ اب ایک دنیا دار تو یہی کہے گا کہ جزیہ دینا ضروری ہے۔ کیونکہ مسلمان ہونے سے بڑی بھاری مالی قربانی کرنی پڑے گی۔

اور اگر اس پہلو کو چھوڑ کر بھی جزیہ پر غور کریں۔ تو کوئی متمدن سلطنت ایسی نہیں۔ جو ٹیکس کو ضروری نہ سمجھتی ہو۔ اور آج کل تو ٹیکسوں کی وہ بھرمار ہے۔ کہ انسان حیران ہو جاتا ہے اور پھر وہ سب ضروری ہیں کیونکہ روز بروز تمدنی ضروریات کی وجہ سے رنگ برنگ کی تدبیروں سے ٹیکس لگاتے ہیں۔ ہوا۔ مکانات۔ پانی پر ٹیکس۔ حرفوں پر ٹیکس۔ مکانوں پر ٹیکس۔ خوردنی اشیاء پر ٹیکس۔ گاڑیوں پر ٹیکس۔ کتوں پر ٹیکس۔ جانوروں پر ٹیکس۔ مگر جس قدر جزیہ کو برا سمجھا جاتا ہے ٹیکس کو برا نہیں سمجھا جاتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ محض تعصب اور ہٹ کا نتیجہ ہے انصاف اور غور کو اس میں دخل نہیں ورنہ یہ جزیہ بھی

احسان عام میں داخل سمجھا جاتا

اسلامی جنگوں پر ایک نظر

یہ تو جزیہ کی حقیقت ہے رہیں لڑائیاں۔ وہ الگ چیز ہیں ان کے تعلقات دین سے نہیں ہوتے۔ مثلاً آج جو تم لوگوں کے خیال میں روشنی کا زمانہ ہے۔ اور امن اور صلح کا عہد ہے۔ کیا لڑائیاں مٹ گئیں۔ بلکہ جس قدر بحری اور بری لڑائیوں کے ہتھیاروں کی ایجاد ہوئی ہے پہلے زمانوں میں اس کی نظیر بھی نہیں ملتی۔ سمندر میں جاؤ۔ ہوا میں جاؤ۔ قاتل ہتھیار تمہارے لئے موجود ہیں۔ بعض ہتھیاروں کے موجد سے کہا گیا کہ یہ بدامنی کی راہ ہے۔ اُنھوں نے جواب دیا کہ ان ہتھیاروں سے جنگ کا دامن لمبا نہیں ہوتا جلد فیصلہ ہو جاتا ہے۔ پھر جب ہم غور کرتے ہیں۔ تو کیا کوئی زمانہ لڑائیوں سے خالی گیا ہے۔ اگر عام جنگیں نہ ہوں تو خانہ جنگیاں ہی شروع ہو جاتی ہیں بوئروں کی جنگ ابھی چھڑی نہ تھی۔ ایک میرے دوست نے کہا کہ اب جنگ کا خاتمہ ہے۔ تھوڑے دنوں کے بعد بوئروں کی جنگ چھڑ گئی۔ تب میں نے اس سے پوچھا کہ کیوں صاحب جنگ کا خاتمہ ہو گیا؟ پھر میں نے کہا کہ دونوں ہی پراٹسٹنٹ ہیں۔ اُس نے کہا ہاں آپکا اعتراض درست ہے۔ جاپان کو اگر معزز بنایا تو جنگ نے۔ غرض جنگ دنیا سے کبھی دور نہیں ہوئی اور یہ ایک اٹل چیز ہے اسکے اسباب الگ ہیں۔

ہندو قوم کی جنگیں

ہندو اگر جنگوں پر اعتراض کرتے ہیں تو ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ کرشن جی نے جنگ کیا یا نہیں جب مہابھارت اور گیتا کو پڑھتے ہیں۔ تو اوتار کا ذکر نہیں پاتے اور رامائن کو پڑھتے ہیں تو اس میں کرشن جی کا ذکر نہیں۔ بالمیک مفصل تاریخ رام کی ہے اور تلسی رامائن عام فہم تاریخ ہے۔ مگر اس میں کرشن دیو کا ذکر نہیں اور مہابھارت اور گیتا میں کرشن کا بہت بڑا تذکرہ ہے مگر راما اوتار کا نہیں۔ ان دونوں کے متعلق جب ہم غور کرتے ہیں تو بڑے ہی پر دل عزیز ہیں۔ جوگ بششٹ سے رامچندر جی کی تعلیم کا پتہ لگتا ہے وہ ان کے استاد کی کتاب ہے وہ بہت نرم چلنے والے تھے اگر گرم ہوتے۔ تو بن باس کے وقت فوج کو گانٹھ سکتے تھے اور اجودھیا میں خون کی ندیاں بہا دیتے۔ عورت کا مقابلہ چیز ہی کیا تھا۔ مگر اپنا وطن چھوڑ دیا۔ جنگل میں رہنا اختیار کیا۔ باوجود اس نرمی کے دیکھو جنگ کیسی اٹل ہے جنگل میں بھی جنگ کرنی پڑی اور اس حد تک مخالف قوموں کو نیچا دکھایا کہ دکن کی جن لوگوں نے سیاحت کی ہے۔ وہاں دہیٹر قوم جو بہڑوں سے بھی زیادہ بدتر ہے۔ وہ راون کے طرفدار تھے۔ اب رام لیلا پر چاہے مسلمانوں سے مقدمات کریں۔ مگر مجھے ایک واقعہ یاد ہے کہ ایک جگہ بڑی رام لیلا ہوتی تھی ایک بڑے عالم دوان اس میں شریک نہ تھے میں نے پوچھا کہ آج آپ نہ گئے اس نے کہا کہ وہ بڑے ملیچھ ہیں۔ برہمن کو مارا اور یہ بھی کہا کہ راجہ سے پوچھو کہ رام لیلا کے بعد پراشچت کیوں کرتا ہے۔ دوسرے دن مجھے موقعہ ملا تو میں نے اس رئیس سے پوچھا کہ کل بڑا تماشہ ہوا اس نے کہا ہاں اگلے سال زندہ رہے تو پھر راون کو مارینگے۔ اسپر مینے کہا کہ آپ تو بڑے مضبوط ارادے رکھتے ہیں مگر بات کو کیا رسم ہوئی تھی۔ کہا ہاں پراشچت ہے۔ راون برہمن تھا برہمن کو مارنا بڑا گناہ ہے اس لئے پراشچت کرنی پڑی مینے کہا کہ آپ گناہ بھی سمجھتے ہیں اور کرتے بھی ہیں تو کہا یہ اور بات ہے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑائیاں اور چیز ہیں ان کے اسباب الگ ہوتے ہیں اور وہ اٹل ہوتی ہیں کرشن جی گوپال تھے۔ متھرا میں بارش کے دنوں میں عجیب نظارے نظر آتے ہیں انھوں نے ایک قوم کے آگے ایک قوم کی سفارش کی تھی اور سفارش بھی اتنی کہ ان کو پانچ گاؤں دیدو۔ کوروؤں کے سامنے پانڈو کی سفارش کی تھی مصلحت ملکی سے اونھوں نے نہ مانا۔ آخر مہابھارت کی جنگ جیسی خطرناک تھی اسے ہمارے ہندو دوست خوب جانتے ہیں ہمیں تو کہا جاتا ہے کہ بڑا ظلم کیا مگر اس وقت کیا ہوا۔

سکھوں کا عہد

ہماری آنکھوں کے سامنے پنجاب اور پھر لاہور ہے۔ گرو گرنتھ صاحب کے بچن کیسے نرم ہیں اور باوا صاحب کے شاگردوں کا نام سکھ تھا۔ جو اچھی باتیں سیکھ کر عمل کرتے ہیں مگر دسویں خلیفہ کے وقت بات کہاں تک جا پہنچی۔ سکھ کی بجائے آیندہ سنگھ کہلائے جس کے معنے شیر کے ہیں یہ جنگی رنگ تھا یہ بالکل سچی بات ہے۔ کہ جنگی امور اور مصالح پر مبنی ہوتے ہیں۔ مینے کہا ہے کہ اسلام میں مروت عام ہے اور وہ مذاہب کا اتفاق چاہتا ہے پھر اگر کوئی کہے کہ جنگ کیوں کئے تو میں نے تاریخی واقعات سے بتایا ہے کہ صوفیوں کو بھی کرنے پڑے ہیں۔

عیسائی قوم

اب وہ قوم باقی ہے جو کہتی ہے مبارک وہ جو دل کے غریب اور حلیم ہیں۔ اور ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دو کوئی چادر مانگے تو کرتا بھی دیدو ایک میل بگار کے لئے لیجاوے۔ تو دو میل چلا جاوے مگر باوجود اس تعلیم کے گولیوں۔ زنبلوں جنگی جہازوں اور تار پیڈو دیکھ لئے۔ آئے دن کی جنگی ایجادوں کو دیکھ لو پھر پتہ لگ جاویگا وہ تعلیم اب کہاں ہے؟

غرض تمام مذاہب جو اسلام کی جنگوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہ خود اس میں مبتلا ہیں باوجود اس کے اسلام کی لڑائیاں دفاعی تھیں۔ چنانچہ فرمایا:

وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین

تاریخ ہند کی غلطیاں

ہاں ہمارے بچے بہت معذور ہو سکتے ہیں۔ میں نے ایک بچے کے ہاتھ میں تاریخ ہند دیکھی اس میں سیواجی مرہٹہ اور عالمگیر کے حالات کو دیکھا۔ سیواجی نے کہیں خوشامد سے کام لیا ہے اور کہیں دہمکی سے۔ مؤرخ وہاں کہتا ہے کہ یہ سپاہیانہ طرز ہے۔ سیواجی بڑا بے نظیر سپاہی تھا کیسی ترکیب کی ہے پہاڑوں اور راستوں کا بڑا ماہر تھا۔ فلاں موقعہ پر کیسا مخفی ہوا۔ پھر وہی لفظ جب عالمگیر کے متعلق استعمال کرنے پڑے تو کہتا ہے کہ یہ مزاج کیسا شتر مرغ سا کام کیا ہے مینے اس بچہ سے پوچھا تم نے تاریخ پڑھی ہے سیواجی بڑا تھا یا عالمگیر۔ اس نے کہا کہ سیواجی بڑا بہادر سپاہی تھا۔ بڑا تجربہ کار اور ہوشیار تھا۔ اور عالمگیر مکار تھا۔ اس کا کام گربی کا ہے مینے جب سیواجی کے متعلق اس کو وہی کام دکھائے جو عالمگیر کے نام پر اس نے مکاری بتائے ہیں اور سیواجی ان کے ذریعہ بہادر اور تجربہ کار سپاہی بنایا جاتا ہے۔ تو وہ حیران سا ہو گیا اور کہا کہ دونوں کی ایک ہی سی بات ہے۔ پھر میں نے کہا کہ یہ کیوں فرق کرتا ہے۔ دونوں کی سوانحعمری پڑھ کر بتاؤ اس نے کہا مینے سمجھ لیا ہے۔ دونوں کو لڑاتا ہے مینے کہا کہ ہمارا نکتہ یاد رکھو۔ جب تم بہت پڑھ لو گے تو حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

اسلامی تاریخ کا ایک واقعہ

غرض قوموں میں ایسے انقلاب آجاتے ہیں کہ انھیں جنگ سے کام لینا پڑتا ہے مینے تاریخ میں پڑھا ہے کہ مسلمانوں کے وقت امتحان اور مقدمات کتنی جلد طے ہوتے تھے۔ اصمعی ایک بڑا الغت کا امام تھا۔ بخاری اور مسلم بھی اسے لغت کا امام مانتے ہیں۔ اصمعی کے استاد نے ہارون رشید کے حضور کہا کہ اصمعی طیار ہو گیا ہے اس کا امتحان لے لینا چاہیئے۔ ہارون رشید نے کہا کہ جب ہم کل سوار ہوں تو اس کا امتحان لینگے ایک افراتفری اس پر پڑی کہ خدا جانے کہ کس چیز پر سوار ہوں بہرحال وقت مقررہ پر ہارون رشید باہر آیا۔ لغت کے استاد کھڑے ہوئے تھے انھوں نے اصمعی کو پیش کیا ہارون رشید نے پوچھا کہ کیا تم طیار ہو اس نے جواب دیا کہ ہاں تب ہارون رشید نے گھوڑے کے بیٹھے پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ اس کو کیا کہتے ہیں۔ اصمعی نام بتاتا گیا اور ان کی سند میں شعر پڑھتا گیا۔ ہارون رشید نیچے تک ہاتھ لے گیا اور اصمعی فوراً بتاتا گیا جب ختم کر چکا تو پھر پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر آگے کی طرف چلا گیا اور کہا کہ منہ تک جاؤ اور نام لیتے جاؤ کہا کہ جلدی کرو کہ مینے باہر جانا ہے۔ اصمعی بتاتا گیا۔ آخر ہارون نے کہا بس آپ امام اللغتہ۔ ایک آن میں امتحان بھی ہو گیا نتیجہ بھی نکل آیا اور گھوڑا بھی مل گیا اب دیکھ لو کہ جس قدر روشنی بڑھتی جاتی ہے مشکلات بڑھ رہے ہیں۔ مقدمات کے متعلق جو حال ہے وہ تم جانتے ہو میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ سوپر لیشن کے کیا معنی ہیں؟ اس نے کہا کہ ایک روپیہ کے مقدمہ کے لئے پریوی کونسل تک پہونچے۔

ملکی مقدمہ بازی اور سول نافرمانی سویلیزیشن کی بیمار

جس قدر قومیں تمہاری نگاہ میں تہذیب سے گری ہوئی ہیں انمیں مقدمہ بازی نہیں ہوتی وہ اپنی پنچایت آپ کر لیتے ہیں۔ مگر جعلسازی۔ جعلی نوٹ اور دکھ بنانا یہ سویلیزیشن کہو تم سمجھا گیا ہے ایک شخص

تین مہینے تک میرے گھر میں رہا اور خوب کھاتا پیتا رہا۔ آخر کہا کہ مہمان نوازی بھی سویلیزیشن کے خلاف ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ تو ہمیں احمق بناتا ہے۔ اس پر اس نے بڑی بڑی کہانیاں سنائیں کہ فدائی دوست اور عزیز بھی ہوں۔ تو بھی سویلیزیشن کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ہوٹل میں اُتریں ان کا مخلص دوست زیادہ سے زیادہ یہ کرے۔ کہ اپنے دوست کے آنے میں ایک ڈنر دیدے۔ اِس طرح پر اس نے انگریزی سوسائیٹی کے آداب اور مشکلات کو سُنایا۔ میں نے ان کو کہا کہ تم نماز کی پابندی نہیں کرتے۔ اور قرآن مجید کے قوانین کی پابندی نہیں کرتے۔ حالانکہ سوسائیٹی کے قوانین تو قرآن مجید سے بھی بڑھ جاتے ہیں اُس نے کہا کہ بڑی مشکل سے اِن قوانین تہذیب کو سیکھا ہے اب میں چھوڑ سکتا ہوں؟ غرض دنیا کی عجیب حالت ہے، بات کہاں سے کہاں چلی گئی۔ میں بتا رہا تھا کہ اسلام احسان عام کی تعلیم دیتا ہے اس کے ضمن میں اسلامی جنگوں کی بحث آگئی تب مجھے جنگ کی عام حالت پر کچھ کہنا پڑا۔

ہدایت اسلام نے اس سورۃ میں انعمت علیہم کی راہ کی ہدایت کی دعا سکھائی ہے اور پھر عمل سے بھی یہی بتایا اور کہا۔ اما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلاخوف علیہم ولاھم یحزنون۔ عمل بڑا کارخانہ ہے۔ اور دنیا ایک عملی دنیا ہے۔ جو انسان ہدایت کی اطاعت کرتا ہے وہ کبھی خوف وحزن میں مُبتلا نہیں ہوسکتا اور آلہی ہدایت ہمیشہ دنیا میں آتی رہتی ہے۔ حزن گذشتہ کا خوف ہوتا ہے۔ اور خوف آیندہ کے نقصان کے لئے ہوتا ہے۔ اسی خوف وحزن پر ساری دوستیوں اور مخلوق کا مدار ہے اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ کہ خوف اور حزن سے بچنے کی ایک راہ ہے اور وہ اتباع ہدایت ہے۔ امّا یاتینکم منی ھدیً سے ظاہر ہوتا ہے۔ میری طرف سے ہدایت نامے ملا کریں گے۔ ہدایت نامہ تو ایک ہی ہوتا ہے۔ مگر زمانہ کی نیرنگیاں۔ نئی تعلیم۔ ترقی۔ تنزل۔ زبان کی حالت چاہتی ہے کہ پیرایہ جدید ہو۔ اس لئے فرماتا ہے ما یاتیھم من ذکر محدث۔ یہ معلم فطرت کو جگانے کے لئے آتے ہیں اس لئے ان کا نام ذکر ہوتا ہے وہ آکر فطری قوی کو جگاتے ہیں۔

اھدنا الصراط المستقیم میں جو ہدایت نامہ تم نے مانگا تھا وُہ قرآن مجید کی صورت میں دیا گیا ہے۔ اور بتایا۔ کہ لاریب فیہ۔ ریب کے دو ترجمے ہیں (۱) ہلاکت (۲) شک وشبہ۔ اور دونوں درست ہیں۔ تعلیمات الٰہیہ میں کوئی تعلیم ایسی نہیں جس سے ہلاکت کی راہ پیدا ہو بلکہ قرآن کے بیان سے یہ یقیناً ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ یقیناً شفاءٌ للناس ہے اور اس کے عملدرآمد سے میں علیٰ وجہ البصیرۃ کہتا ہوں کہ اس پر عمل کرنے سے انسان فلاخوف علیہم ولاھم یحزنون کا مصداق ہوسکتا ہے ہاں اس تعلیم کی خلاف ورزی سے غلطی میں مبتلا ہوجاتا ہے اور بڑے بڑے نقصان اس کو اُٹھانے پڑتے ہیں۔ جہاں تک میری نظر جاتی ہے اور میں نے غور کیا ہے یہ بالکل امر واقعی ہے ہوسکتا ہے۔ تمہارے علوم۔ تجربے اور معلومات میں وسعت ہو۔ ہوسکتا ہے میرے بیان میں کمزوری ہو۔ ہوسکتا ہے تمہیں ایک واقعہ معلوم ہو اور مجھے نہ ہو۔ مگر یہ بات کہ میری عمر بڑی ہوچکی ہے اور قوے ضعیف ہوچکے ہیں اگرچہ میرے کان زبان وہ طاقت نہ رکھتے ہوں مگر یہ یقینی بات ہے، کہ قرآن مجید پر عمل انسان کو خوف وحزن سے نکالدیتا ہے میں نے اپنی تمام عمر میں تجربہ کیا ہے اور جہاں تک میں قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھتا ہوں انسان خوف وحزن سے بچ جاتا ہے میرے دوست بے شک کہدیں کہ کیا میں کبھی غمگین ہُوا ہوں یا اُنھوں نے مجھے کسی خوف سے ڈرتے دیکھا ہے وہ برسوں سے میرے پاس رہتے ہیں انھوں نے مجھے خوف اور حزن میں نہیں دیکھا پس اگر تم خوف وحزن سے بچنا چاہو اور اس کا علاج کرنا چاہو۔ تو قرآن کریم کی اتباع سے ہوتا ہے۔ مگر ایک شرط ہے۔ وہ یہ ہے کہ علم صحیح ہو اور اس کے ساتھ عمل ہو۔ علم بدون عمل کے کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ مثلاً یہاں کنوآں ہے کوئی شخص جو اس کا علم صحیح رکھتا ہے وہ اس میں نہیں گرے گا۔ مسلمانوں کو یہ صحیح علم ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم کے ذریعہ وہ خوف وحزن سے محفوظ رکھے گئے لیکن جب تک عمل نہ ہو کچھ فائدہ نہیں۔

میں اب بس کرتا ہوں ایک تو وقت ایسا تنگ ہے کہ بولنے کی زیادہ گنجائش نہیں (ایڈیٹر۔ مغرب کا وقت قریب ہوگیا تھا) دوسرے جب سننے والوں میں کسی وجہ سے گھبراہٹ ہو تو بولنے والے کو خود مزا نہیں آتا ٭

میرا سفرِ دکّن اور احمدی احباب سے خاص درخواست

میں ۲۴ر جولائی کو بمبے میل میں سوار ہوکر براہ دہلی۔ آگرہ ماچھپور مدراس۔ ۲۰ر جولائی کی صبح بنگلور۔ علاقہ میسور میں پہنچونگا

میرے اس سفر کے بظاہر محرک پراونشل ایجوکیشنل کانفرنس جنوبی ہند ہے جس کی سپیشل اور منتظم کمیٹی نے ایک ریزولیوشن اس امر کی پاس کی ہے کہ مجھے اس کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے بطور مہمان خاص دعوت دیجاوے اور حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم آیا ہے کہ میں اس دعوت کو قبول کروں کانفرنس کا اجلاس تو صرف تین دن کے لئے ہوگا یعنے ۲۷-۲۸-۲۹ جولائی۔ لیکن حضرت والا کے حکم کے ماتحت مجھے بمبئی۔ مدراس۔ حیدرآباد دکن کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں ممکن ہے کہ بغرض اشاعت وتبلیغ جانا ہو۔ یہ ایک لمبا سفر ہے اور بہت سی دنیوی ہرجوں کا موجب بھی۔ اور میرے موجودہ مصائب نے بھی مجھے ایک حد تک تکلیف میں ڈال رکھا ہے لیکن ان سب تکالیف کا علاج بھی میرے نزدیک وہی پاک شغل ہے کہ جس کا نام اعلائے کلمۃ اللہ ہے خصوصاً جب میں ایک حیرت اور استعجاب کے ساتھ اس امر کو دیکھتا ہوں کہ جب پنجاب اور شمالی ہند کے قریب قریب وہ تمام شہر ہوچکے جہاں مجھے خلیفۃ المسیح نے تین سال میں ایک ارشاد نامے کے ذریعہ حکم دیا کہ میں جاؤں اور میں خیال کرتا تھا کہ امسال اگر جاؤں تو کہاں جاؤں کہ عین دکن سے یہ تحریک شروع ہوگئی۔ اگر میں بنگلور سے سیدھا واپس آجاؤں تو میں مال اور وقت کو ضائع سمجھتا ہوں۔ دکّن کے انتہائی مقام پر تو جاؤں اور سلسلہ اشاعت وہاں نہ ہلاؤں اس لئے میری اپنے احباب سے ایک خاص درخواست ہے میرے پنجاب اور شمالی ہند کے احباب تو میری کامیابی کے لئے خاص دعا علے التواتر کریں اور میرے دکن کے احباب اس کارخیر میں امداداً میرے ساتھ شریک ہوں۔ ۲۷ر کی صبح میں مدراس پہنچوں گا اور شاید بارہ گھنٹے وہاں قیام ہو مدراس کے احباب مجھے ایک جگہ وہاں ملیں۔ بنگلور میں میرا قیام ہفتہ عشرہ سے کم نہ ہوگا۔ جس میں ۲۸-۲۹ تو کانفرنس میں مجھے شامل ہونا ہوگا جس میں ایک یا دو میرے لیکچر ہوں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ بمبئی۔ حیدرآباد۔ مدراس کی جماعتوں میں سے چیدہ احباب مجھے بنگلور میں ملیں اور ہم اس جگہ اکھٹے بیٹھ کر مشورہ کریں اور ضروری امور کا وہاں طے کرکے دکن میں اشاعت دین کا کام اگست کے مہینہ میں کریں میں اللہ تعالےٰ کا خاص شکریہ ادا کرتا ہوں کہ سلسلہ عالیہ کی پائونیری کا کام خدا تعالےٰ نے قریب کل ہندوستان [illegible] لئے چھوڑا [illegible]

خاص ہمدردی کے مستحق

ایک شخص کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش ہوا کہ شرائط بیعت میں جو تاکید کی گئی ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کرو اس سے مراد احمدی مسلمان ہیں یا غیر احمدی۔ فرمایا۔ اس سے مراد سب مسلمان ہیں۔ احمدی ہوں یا غیر احمدی ہوں۔

دعا مدد

ہمارے مکرم دوست منشی محمد دین صاحب اپیل نویس سیالکوٹی سخت بیمار ہیں احباب دل سے ان کے واسطے دعا کریں۔

ریویو

جائے نماز

امرا دنگم کمپنی۔ سوداگران کوچہ پیسل مہادیو واقعہ دہلی نے ایک خوشنما مصلے (جائے نماز) برائے فروخت طیار کرایا ہے جس پر علاوہ خوبصورت بیل بوٹوں کے مساجد بیت اللہ کے نقوش بنائے گئے ہیں۔ عمدہ مضبوط ہے۔ قیمت صرف ۱۲ فی مصلیٰ ہے

ترجمہ آموز

اردو سے فارسی میں ترجمہ کرنا سکھانے والی کتاب حصہ اول مولفہ مولوی محمد عصمت اللہ صاحب بقیمت پانچ آنے۔ لالہ کدارناتھ اینڈ سنز تاجر کتب متصل تحصیل میرٹھ سے مل سکتی ہے۔ اس کتاب میں فارسی ترجمہ سیکھنے کے سلسلہ وار آسان سے مشکل الفاظ اور فقرات اور قواعد بتلائے گئے ہیں فارسی خوان طلباء کے واسطے قابل قدر کتاب ہے۔

نقارہ صفدری براواز نعرہ حیدری

حصہ دوم مصنفہ مولوی حافظ ابو الفرح محمد عبد الحمید صاحب سکرٹری قیصری۔ یتیم خانہ اسلامیہ آگرہ۔ قیمت ۵ر فی نسخہ۔ یہ نسخہ مرتد غلام حیدر آریہ کی کتاب نعرہ حیدری کا جواب ہے۔ اور مصنف صاحب سے مل سکتا ہے۔ یہ کتاب اعلیٰ اردو لٹریچر میں لکھی گئی ہے اور مخالف کی باتوں کے جواب بدلائل دئے گئے ہیں

عزیز

بچوں کے واسطے ایک چھوٹا سا خوبصورت خوشخط خوشنما ماہوار رسالہ جو زیر ادارت جناب مولوی واحد یار خان صاحب بی اے آگرہ سے نکلتا ہے۔ قیمت سالانہ مبلغ ۱۲ روپے۔ مضامین بچوں کے واسطے دلچسپ اور مفید ہیں۔ ملنے کا پتہ۔
مینجر صاحب رسالہ عزیز آگرہ

جنگ طرابلس

المعروف بہ خون ناحق۔ جلد اول مرتبہ شیخ محمد احسان الحق صاحب۔ جنگ طرابلس میں مسلمانوں پر جو مظالم ٹوٹ رہے ہیں۔ ان پر جو دردناک مضامین مختلف صاحبان نے لکھے ہیں انکو شیخ صاحب نے ایک جگہ جمع کرکے اعلےٰ اردو لکھوائی اور چھپوائی کی کتابوں میں اضافہ کیا ہے اور شروع میں ایک عالمانہ دیباچہ لکھا ہے۔ قیمت ۸ر فی نسخہ۔ ملنے کا پتہ:۔
مولوی محمد انوار صاحب ہاشمی قادری مدیر مکتبہ قادریہ واقع لال کورتی۔ میرٹھ

دربار

یہ ایک نیا ماہوار رسالہ ہے جو زیر ادارت مجلس انتظامی انجمن محبوبیہ کوٹلہ عالی جاہ حیدرآباد دکن نکلنا شروع ہوا ہے۔ یہ ایک علمی ادبی رسالہ ہے جس کا پہلا نمبر بابت ماہ جون ۱۹۱۲ء اس وقت ہمارے سامنے ہے قیمت سالانہ مبلغ ۱۲ ہے اس رسالہ میں مفید اور دلچسپ مضامین اور نظمیں ماہوار شائع کرنے کا انتظام کیا گیا ہے امید ہے کہ اس سے اردو لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہوگا۔

ہر فن مولا

یا ہنر مندیوں کا اسکلو پیڈیا۔ ملنے کا پتہ:۔ ایم۔ ڈی۔ مینجر موہیال بک ایجنسی۔ کنجاہ ضلع گجرات۔ قیمت ۱۲ر فی نسخہ ۱۱۵ صفحہ کی کتاب ہے جس میں مختلف فنون۔ گلٹ سازی۔ گھڑی سازی صابون سازی وغیرہ کی تراکیب مفصل درج ہیں۔ اہل ہنر اس سے بہت فائدہ حاصل کرتا ہے۔

انگلش ٹیچر

بلا استاد کے انگریزی سکھلانے والی کتاب۔ تمام الفاظ اور فقرات کے معانی اور انکی تشریح اردو میں درج ہے۔ انگریزی سیکھنے والے شائقین کے واسطے جو مدرسہ میں باقاعدہ نہیں جا سکتے۔ بہت مفید ہے۔ طلبائے مدرسہ بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ملنے کا پتہ:۔
ایم ڈی۔ موہیال بک ایجنسی۔ کنجاہ ضلع گجرات۔ قیمت فی نسخہ ۱۲ر

اخبار دربار آگرہ

یہ اخبار بیادگار دربار دہلی آگرہ سے جاری ہوا ہے۔ اردو معلے کا اس میں خاص لحاظ رکھا جاتا ہے۔ مضامین مفید اور دلچسپ ہیں۔ پولٹیکل اور تاریخی امور پر بحث کی جاتی ہے اور عام خبریں بھی ہیں۔ قیمت سالانہ ۱۲ ہے۔

مفصلہ ذیل تین کتابیں پربھو دیال صاحب برہمو سماج لاہور سے مل سکتی ہیں)

بھرت ملاپ

مہاراجہ رام چندرجی کا بن باس اور بھرت جی کا انہیں واپس لانے کی کوشش میں جنگل کو جانا پورا قصہ ہے۔ پربا مائی نفس کشی اور سیتا کی وفاداری جس دردناک پیرایہ میں بیان کی گئی ہے اس نے کتاب کو دلچسپ بنا دیا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۴ر

مہا پرشوں کی بانی

اس کتاب میں بعض مصلحین ربانی کا تذکرہ اور ان کا کلام درج ہے لیکن جس طرز سے مصنف نے کتاب کو لکھا ہے اس سے ظاہر ہے کہ وہ ان مقدس لوگوں کو خلقت کا خیر خواہ صرف اپنی خیالی نیکی کے سبب سے مانتا ہے حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسے لوگ اللہ تعالےٰ کے خاص حکم اور وحی و الہام کے ذریعہ سے اس عظیم الشان کام کے لئے مامور کئے جاتے ہیں اس کتاب میں یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ خدا کو باپ کے لفظ سے بلانے کی اصطلاح مذہب عیسویت کی ایجاد نہیں بلکہ پہلے رشی بھی ایسا کرتے تھے یہ درست معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی ذات کے واسطے باپ کی نسبت رب کا لفظ زیادہ صحیح اور موزون ہے۔ تفصیل کے واسطے ملاحظہ ہو رسالہ **اب یا رب**۔ مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جو دفتر بدر سے بقیمت ایک پیسہ مل سکتا ہے۔ کتاب زیر ریویو (مہا پرشوں کی بانی) بقیمت ۳ر فی نسخہ۔

گیان اور دہرم کی ترقی

اس کتاب میں عناصر اور مذہب کی پیدائش اور ہندوستان میں آریہ قوم میں رفتہ رفتہ مذہب کی خواہش اور مذہبی خیالات کی تدریجی ترقی کی ایک تاریخ اختصاراً بیان کی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۴ر

مفصلہ ذیل چھ کتابیں جناب نیاز علی صاحب تاجر کتب ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہیں۔

مدارج اسلام

مصنفہ قاری عبد العلی صاحب۔ اس کتاب میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دو سو چھتیس فضائل بیان کئے گئے ہیں مختصر رسالہ ہے قیمت ۲ر

اسلام کی پہلی کتاب

اس رسالہ میں چھوٹے بچوں کے واسطے عقائد اسلامیہ کو بیان کیا گیا ہے۔ مصنفہ نواب میر صدر الدین حسین خان صاحب قیمت ار

گلدستہ تمیز

مصنفہ جناب میر صدر الدین حسین خان صاحب رئیس بڑودہ۔ اس کتاب میں مردوں اور

عورتوں کی ضروریات زندگی کے متعلق مختصر ہدایات دی گئی ہیں۔ مثلاً مکان کی آراستگی۔ بچوں کی پرورش۔ کتبخانہ وغیرہ ۱۲۰ صفحات کی کتاب ہے۔ قیمت ۶ر

اسلام کی صداقت مصنفہ جناب نواب میر صدرالدین حسین خان صاحب ۱۵ صفحہ کا ایک مختصر سا رسالہ ہے جس میں قدرت کے مطابق مفید عام مذاہب کے علامات بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ار

اسلام کی خوبیاں مصنفہ نواب صاحب موصوف ایمان توحید۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ پنج بنائے اسلام کا مختصر بیان ہے۔ قیمت فی نسخہ ار

گلدستۂ علوم اس کتاب میں علوم کی ضرورت اور ایجاد اور تصانیف کتب کے حالات اور تیرہ اقسام علوم دنیوی کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۶ر

الحمد شریف بخطِ عربی۔ ساتھ ترجمہ و تفسیر بزبان انگریزی سب ایک تختہ کاغذ پر ایک طرف لکھا ہوا دیوار پر چسپاں کرنے کے لئے۔ کسی انگریزی خواں دوست کو تحفہ بھیجنے کے لائق قابل دید۔ قیمت ۲ر ملنے کا پتہ

نیو لائل پریس۔ انارکلی لاہور

تصانیف لطیف احمدی احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں بلا کسی کمیشن اصل قیمت پر آرڈر کے آنے پر بکمال احتیاط اس کی تعمیل کی جاتی ہے انشاء اللہ تعالےٰ۔

المشتہر محمد یٰسین۔ تاجر کتب احمدی بازار قادیان ضلع گورداسپور

چاہو جو شئے نفیس تو حاضر جناب ہے ٭ مانگو اگر اُدھار تو سمجھو جواب ہے
آئے نہ تا کہ فرق محبت میں سلئے ٭ قیمت کا ہم نے نقد ہی رکھا حساب ہے

اطلاع عام

عوام الناس کی خدمت میں التماس ہے کہ ہماری دوکان امرتسر کٹڑہ جیمل سنگھ میں واقع ہے اس دکان میں ہر قسم کے برتن بتفصیل ذیل۔ حمام۔ سماوار ہر قسم جگ۔ سرپوش یعنی یخنی نکالنے کا برتن۔ گنج یعنی کل برتنوں کا سٹ۔ کلفی ہر قسم۔ لوٹا۔ تھالیاں سرپوش والی۔ پتنوس۔ چلمچی کٹورہ وغیرہ از قسم تانبا و پیتل ہر وقت تیار اور حسب فرمائش بنائے جاتے ہیں لہٰذا بذریعہ اطلاع ہٰذا گذارش ہے کہ جس صاحب کو کوئی برتن خریدنا منظور ہو بہ ادائگی بیانہ خرید فرما سکتا ہے نیز یہ بھی التجا ہے کہ ادھار سے معاف فرما دیں کیونکہ ادھار و آئے دن کی قلعی سے ہے اور حسب فرمائش جس وقت جس طرح کا مال چاہیں نمونہ دیکر بنا بھی ہو سکتا ہے اور دیگر شہروں میں مال بذریعہ وی پی بھیجا جاتا ہے دیگر اور چیزیں جو تانبا اور پیتل کے متعلق ہوں ۶ پائی فی روپیہ کمیشن کے حساب سے خرید کر دیجاتی ہیں لیکن پانچ روپیہ سے کم نہ خریدی جائیں گی۔

محمد ابراہیم محمد اسمٰعیلخان مسگر بر دکان میاں قطب الدین خانصاحب مرحوم مسگر امرتسر

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں قیمت عہ روپے ہے اور بدر ایجنسی قادیان سے ملسکتی ہے۔

اکسیر البدن ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد الحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں۔ مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں بھکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے ۶ خوراک کا ایک روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے۔

ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے ایڈیٹر بدر

اعلےٰ درجہ کی صاف شدہ

سلاجیت

بدر ایجنسی سے طلب کریں قیمت مبلغ عہ ۲ روپے فی تولہ ٭

زمیندار کا حملہ سلسلہ احمدیہ پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ آپ نے راستبازوں کا ایک گروہ پیدا کر دیا۔ جن کی پاکبازی کا ثبوت یہ ہے کہ بائیبل میں انہیں قدوسی کہا گیا۔ اور پھر کوئی ان میں سے کذب کے ساتھ متہم نہیں یعنے یہ امر ہرگز ثابت نہیں کہ کسی صحابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افترا کیا ہو اور کوئی ایسی بات آپ کی ذات بابرکات سے منسوب کی ہو۔ جو آپ نے نہ فرمائی ہو۔

اسی منہاج پر چودہویں صدی میں اللہ تعالےٰ نے سلسلہ احمدیہ قائم کیا یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم کی پیشگوئی کے مطابق نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانی ہوئی اور وہ رسول آیا جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے بارہا فرمایا۔ کہ ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد کی پیشگوئی مسیح موعود کے بارے میں ہے۔ تو حق نے اسے اصحٰب الصفہ وما ادراک ما اصحٰب الصفہ تریٰ اعینہم تفیض من الدمع کی وحی کے ذریعے بیس سال پہلے خبر دی کہ تجھے ایسے راستباز اصحاب دئے جاویں گے۔ جن پر قدوسی کا اطلاق ہو سکے۔ اور جو اپنی بعض اطلاق صدق کے اعتبار سے بروز صحابہ ہوں گے۔

بنا بریں میں یقین کے ساتھ یہ اعلان کر سکتا ہوں۔ کہ انمیں سے ایک بھی متنفس ایسا نہیں جو اپنے امام پر افترا کرے اور اس سے وہ بات منسوب کرے۔ جو اس نے نہ فرمائی ہو بالخصوص وہ جو ڈائری نویس ہیں۔ جن کا فرض ہے۔ کہ حضور مغفور اور ان کے خلفاء کی تقریریں قوم تک پہنچائیں وہ بڑے ہی محتاط رہتے ہیں چونکہ یہ کام خود میرے متعلق بھی رہ چکا ہے بلکہ ابھی تک ہے۔ اس لئے میں جانتا ہوں کہ ہم لوگ کیونکر کام کرتے ہیں اپنے امام کی تقریر ہم یوں نہیں لکھتے جیسے عام طور سے رپورٹروں کا کام ہے۔ کہ ضروری نوٹ کر لیتے ہیں اور پھر اپنے طور پر تقریر مرتب کر لی۔ بلکہ لفظ بلفظ لکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور پھر جو اہم تقریر ہو اس کو دوبارہ دکھا لیا جاتا ہے اور بدر والحکم میں آپ کی اصلاح و نظر ثانی کے بعد بالالتزام شائع ہوتی ہیں

پس زمیندار کا شیخ یعقوب علی صاحب ایسے مسلمہ زود نویس اور محتاط حضور مغفور کے پرانے خادم پر یہ اتہام لگانا کہ خلیفۃ المسیح کی تقریر کے بعض فقرے ان کے دماغ کا اختراع ہیں۔ صرف اسی کی ذات پر حملہ نہیں۔ بلکہ سلسلہ احمدیہ اور اس کے امام کی صداقت پر ایک ناقابل عفو حملہ ہے۔ جس سے بہت جلد انہیں رجوع فرما لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ الحکم نے تا حال جو کچھ مفید میٹریل قوم کے لئے بہم پہنچایا ہے وہ تدلیس سے خالی نہیں اور پھر یوں کہ بعض تقریریں بدر نے بھی ہو بہو وہی درج کریں اس لئے یہ حملہ بدر پر بھی ہے میرے خیال میں مولوی ظفر علی خان صاحب کو ہمارے اندرونی معاملات پر ایسا بے باک حملہ کر کے دکھے ہوئے دلوں کو دکھانا نہیں چاہیئے ٭ (الکمل قادیان)

خریداران خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ کیونکہ بغیر نمبر کے نام کی تلاش میں بڑی دقت

ریل کی سواری

اور

اکمل کی آہ وزاری

ماہ مئی ۱۹۱۲ء میں وطن گیا اور چند روز کے بعد واپس آگیا ۔ چونکہ اس سے پہلے ایسے موقع پر کوئی نہ کوئی نظم چھپ جاتی ۔ اسلئے بعض احباب کو میری خاموشی پر شکایت ہوئی ۔ واقع میں میرا ارادہ نہ تھا کہ اب کے کوئی نظم لکھوں ۔ لیکن جب ریل پر سوار ہوا تو دل بے اختیار ہوا ۔ اور یہ چند خیالات موزوں ہوئے ۔ جو اب تک میری سستی کی وجہ سے بستہ میں پڑے رہے ۔ آج پیش کرتا ہوں ۔

تو دن نکل آیا ۔ ابھی چھپتے ہیں ستارے
یاد آئے مجھے اپنے وہ بچھڑے ہوئے پیارے

تیار سفر کو ہوا اللہ کے سہارے
دس بجتے ہی پہنچا ہوں میں دریا کے کنارے

اے ریل چلی چل تو مسیحا کے دوارے
رہتے ہیں جہاں مرشد پُر نور ہمارے

معلوم ہے یہ بات وہی ہے، تو سواری
دی جس کی خبر پاک نبیؐ نے مجھے ساری

یعنے جو زمانے میں مسیحا کے چلیگی
ہاں بھاپ کے زور آگ بہت کھا کے چلیگی

دن کو بھی چلے رات کو بھی شام و سحر بھی
ہر وقت ہے تیار سفر بھی ہے حضر بھی

آواز بھی ساتھ آتی ہے، ہاں آؤ چڑھو تم
لیجاونگی جس جا یہ کہو آگے بڑھو تم

دن ڈوبنے سے پہلے کہیں کی وہ کہیں ہے
یہ تیزی و سرعت کبھی بادل میں نہیں ہے

ہو ایک قدم اٹھتے ہی طے فاصلہ اتنا
چل سکتا ہے ہر فرد بشر قوم میں جتنا

رفتار کا یہ حال ہے خود دیکھ لو چڑھکر
بس ہفتہ میں اک دورہ لگا لیتی ہے یکسر

پھر کان جو ہیں دونوں محافظ نظر آئے
بس انکی ہدایت کے مطابق چلی جائے

جب ہاتھ کو پھیلا کے ذرا ناپتے ہیں ہم
چالیس عدد فاصلہ ہو جائے کم از کم

کچھ آگے تو دھوئیں کا پہاڑ آتا نظر ہے
پھر اس کے سوا برف ہے یا اور ثمر ہے

یہ جنت و دوزخ کا نمونہ ہے اکٹھا
ناداں ہے جو سمجھے مری ان باتوں کو ٹھٹھا

لے ریل وہی ہے تو وہی ہے تو وہی ہے
یہ بات ترے دل سے تجھے میں نے کہی ہے

ہاں ہاں تو چلی چل اسی رفتار سے آگے
آرام نہ کر اور کوئی سوئے کہ جاگے

جلدی مجھے دکھلا مرے دلدار کی منزل
مہدی و مسیح احمدؑ مختار کی منزل

محبوب خدا سید ابرار کی منزل
اس واقف حق ۔ کاشف اسرار کی منزل

اس صاحب مینار پُر انوار کی منزل
اس پاکوں کے سردار ۔ خدا یار کی منزل

اس رشتہ توحید کے حقدار کی منزل
اس منتخب حضرت غفار کی منزل

مرے ہادی مرے مرشد مرے سردار کی منزل
مرے مولا مرے قادر سرکار کی منزل

لے ریل بتا تجھ میں یہ سوزش ہے کہاں کی
سینے میں ترے آگ ہے کیوں سارے جہاں کی

کیوں تجھ کو قرار آتا نہیں ایک جگہ پر
دن رات سے بیچین ۔ سبب کیا ہے بیاں کر

یہ کس کی لگن ہے کہ ترا حال ہے برہم
کیوں آہیں نکلتی ہیں ترے سینے سے پیہم

کیوں اتنا دھواں اٹھتا ہے کیا آگ لگی ہے
الفت میں ہے یہ حال کہ یونہی خفگی ہے

میری بھی یہ حالت ہے کہ سیماب کی مانند
یا یوں کہیں اک ماہی بے آب کی مانند

بیچین ہوں دن رات تڑپتا ہوں زمیں پر
آرام نہیں دل کو خدا جانے کہیں پر

بس ایک تصور ہے مری آنکھوں میں دن رات
ہٹتا نہیں مٹتا نہیں ہیہات ہے ہیہات

ہے یاد اگر بات تو اس جانِ جہان کی
بھولا ہوں حکایات سبھی سیف و سنان کی

تھی جنبش ابروئے طرحدار کچھ ایسی
اور روئے پُر انوار کی چمکار کچھ ایسی

گھر بار تو کیا خویش و اقارب بھی چھڑا دے
احباب و فا کیش کی صورت بھی بھلا دے

لے ریل یہ باتیں تو ہیں دیوانے کی باتیں
کٹ جاتی ہیں اس طور سے ہم لوگوں کی راتیں

تو اپنی سنا دشت و بیاباں کی سنا کچھ
گر اس کی نہیں کچھ تو خیاباں کی سنا کچھ

یہ لفظ کوئی اور جو سن لے تو کہے کیا
بس یہ کہ ہیں بے معنی و مہمل ہیں سراپا

جو راز ہے رفتار کا تیری وہ عیاں کر
تفصیل سے اس قوم کی خدمتیں بیاں کر

وہ قوم جو ہے منتخب حضرت باری
اپنے سے بھی مجھ کو جو نہایت ہے پیاری

تو اس کو بتا راز ترقی کا یہی ہے
محفوظ رہے سینے میں جو آگ دبی ہے

پھر ایک ہی انجن سے تعلق ہو ہمارا
پٹری سے اتر جائے نہ پہیہ بھی قضارا

بس سیدھے چلی جائیں اور آگے ہی بڑھیں ہم
گو لاکھ مصیبت میں مشقت میں پڑیں ہم

اور بھاپ کم ہو کہ ترقی کی یہ جاں ہے
سچ کہتا ہے اکمل کہ یہی روح رواں ہے

دیکھو نہ ہوا نکلے تمہاری مرے پیارو
چھن جائیگی ورنہ یہ سواری مرے پیارو

اسٹیم کو محفوظ رکھو بلکہ بڑھا ڈو تو
پھر منزل مقصود میں تم شوق سے جاؤ

دنیا بھی تمہاری ہے تو عقبےٰ بھی تمہاری
کام آئیگی اک احمدؑ پُر نور کی یاری

اللہ سا معبود ۔ محمدؐ سا نبی ہے
کیا چاہیئے پھر اور کہ جو کچھ ہے یہی ہے

اشاعت احمدیت

ہر ایک ممبر سلسلہ احمدیہ کا فرض ہے کہ خدا تعالےٰ کے اس فضل و احسان کے شکریہ میں جو اسپر ہوا ہے اوروں کو بھی اس عظیم الشان برکت و رحمت کی خبر دے اور اپنی طاقت کے مطابق اپنی دعاؤں ۔ توجہ ۔ تقریر ۔ تحریر اور مال کے ذریعہ سے مخلوق الٰہی کو اس مقدس سلسلہ کی طرف کھینچے ہمارے منصوری کے دوست حافظ عبد المجید صاحب اس ثواب میں خاص جوش کے ساتھ ہمیشہ حصہ لیتے ہیں اور ان کے ایک تازہ اشتہار سے جس کا مسودہ میں نے دیکھا ہے معلوم ہوا ہے کہ قریب ۲۸ نئے آدمی منصوری ۔ ڈیرہ دون اور راجپور میں تھوڑے سے عرصہ میں داخل سلسلہ احمدیہ انکی توجہ سے ہوئے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دیوے ۔ انمیں سے بعض احباب کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں ۔ حافظ محمد عبد الحمید صاحب معہ اہلیہ خود ۔ زوجہ میاں عزیز الدین صاحب مرحوم ہر دو زوجگان ۔ حافظ عبد المجید صاحب صوفی محمد خاں صاحب ۔ میاں سلطان احمد صاحب ۔ شیخ احمد بخش صاحب ۔ حافظ شرف علی صاحب ۔ [illegible] صاحب ۔ [illegible] ڈیرہ دون ۔ شیخ محمد ابراہیم صاحب ۔ [illegible] صاحب ۔

---

۱ کھٹالہ ۔ ۲ تخرج نار من حبس سیل ۔ ۳ تسیر بالنہار و تقیم باللیل تغدو و تروح ۴ ما بین حافر حمارہ الی الحافر الآخر مسیرة یوم تیناول السحاب بیمینہ و یسبق الشمس الی مغیبہا ۔ ۵ یطأ کل منہل فی کل سبعة ایام ۔ ۶ ما بین عرض اذنیہ اربعین ذراعاً ۔ ۷ یسیر معہ جبلان احدہما فیہ اشجار و ثمار و ماء واحدہما فیہ دخان و نار یقول ہذہ الجنة و ہذہ النار ۔

اخبار عالم پر ایک نظر

امریکہ میں پانچ سکھ مسلمان ہوگئے ہیں۔ پوپ نے ڈھاکہ کے بشپ کے ساتھ ہندوستان میں رومن کیتھلک مذہب پھیلانے کے متعلق گفتگو کی + مراد آباد کے قریب ڈاک گاڑی ایک اونٹوں والی گاڑی کے ساتھ ٹکرا گئی، آدمی مر گئے، کئی زخمی ہوئے + آگرہ میں شدت گرمی کے سبب کئی انگریز اور دیسی مر گئے ہیں + مصر میں خدیو اور لارڈ کچنر کے قتل کے منصوبے پکڑے گئے ہیں۔ لارڈ کچنر کسی ضرورت کے واسطے لنڈن گئے ہیں + خوست میں اب امن ہے اور وہاں کے گورنر کو امیر صاحب نے قید کر دیا ہے + بمبئی میں ہیضہ کا زور ہے + جنگ طرابلس جاری ہے۔ ہنوز اٹلی کا قبضہ کناروں تک محدود ہے۔ سلطنت ٹرکی میں جنگی ٹیکس لگایا گیا ہے + جاپان سے ایک اسلامی اخبار الاسلام نام جاپانی زبان میں جاری ہوا ہے + گورنمنٹ بنگال نے حکم دیا ہے کہ ملازمان پولیس اپنے ہاتھ میں چھڑی نہ رکھا کریں + زمیندار اخبار کی ضمانت کا روپیہ واپس دیا گیا مگر زمیندار پریس سے جو نیا جاری ہوا ہے ضمانت کا روپیہ لیا گیا۔

ترکی اخبارات لکھ رہے ہیں کہ بعض دول اجنبیہ کے سفیروں کو قسطنطنیہ میں خبر ملی ہے۔ کہ اطالیہ کے مختلف اطراف میں بغاوت پھیلی ہوئی ہے۔ اہل صنعت و حرفت جن کو جنگ طرابلس کے وقوع میں آنے سے بیکار رہنا پڑا ہے گورنمنٹ کو بغاوت کی دھمکی دے رہے ہیں اطالیہ کے جنوبی اضلاع میں سخت قحط سالی کا ظہور ہوا ہے۔ اطالیہ کی سوشلسٹ جماعت (فرقہ اشتراکیہ) اسپارہ میں باغیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہے کہ اگر حکومت اطالیہ نے ان بیکاروں کے لئے کوئی صورت معاش نہ نکالی اور نقدی سے ان کی اعانت نہ کی تو ملک میں ایک عام بغاوت برپا کر دیجاوے۔ علامات سے پایا جاتا ہے کہ عنقریب سخت ناگوار واقعات ظہور میں آنے والے ہیں۔

اخبار حبل المتین کلکتہ ناقل ہے کہ مملکت چین کے صوبہ یونان کو جس میں تین کروڑ کے قریب مسلمان آباد ہیں حکومت جمہوریہ کے اصول کے مطابق ایک جداگانہ مخصوص مجلس نیابی (پارلیمنٹ) حاصل ہوئی ہے۔ لیکن پایہ تخت چین کی مرکزی پارلیمنٹ میں بھی مسلمان کی ایک کافی تعداد کو جگہ دیجاویگی ÷

اخبار عثمان کا نامہ نگار سینٹ پیٹرزبرگ سے لکھتا ہے

سیاسی حلقوں میں یہ خبر مشہور ہو رہی ہے کہ روس فریقین جنگ میں صلح کرنے کے لئے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ کہ دولت عثمانیہ اور اطالیہ میں صلح کی تحریک کیجاوے جس سے اطالیہ کو بحر سفید میں کوئی مزید عملی کارروائی کرنے سے روکا جاسکے۔

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر نے ایکہزار روپیہ ماہوار مستقل طور پر ہندو یونیورسٹی کو دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

بمبئی میں ایک جدید مسلمان فرقہ بعض لوگ پھیلا رہے ہیں جو بہاوا کہلاتے ہیں۔ تعلیم یافتہ اور معزز ہندوستانی اس فرقہ میں شامل ہوتے جاتے ہیں لسکے اعلےٰ طبقہ کے ہندو زن و مرد بھی اس کو قبول کر رہے ہیں۔

دہنیع ڈرمن ضلع گورداسپور میں ۵ ڈاکوؤں نے گوسائیں شاہ ساہوکار کے مکان پر ڈاکہ ڈالا مگر موضع کے چوکیدار نے دیکھ کر شور و غل مچایا اور گاؤں والوں نے جمع ہو کر ڈاکوؤں کو گھیر لیا مگر ڈاکو بھاگ گئے اور چوکیدار زخمی ہو کر ہسپتال پہنچائے گئے۔

مذہب منصور اللہ تعالےٰ کی ہستی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی سچائی پر ایک فاضل نے نہایت محنت سے ترتیب وار ۴۲۲ دلائل اس کتاب میں درج کئے ہیں۔ قابل دید ہے قیمت فی نسخہ ۵ر۱۔ ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی ۔ قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۱۰۔ مئی ۱۲ء

۲۵۲۱ ڈاکٹر محمد حسین صاحب للعہ ۲۰۵۰ بابو عبد المجید صاحب ۶
۱۳۴۸ محمد جان صاحب صر ۲۵۹۲ محمد یعقوب صاحب ؁
۔ خوشی محمد صاحب عہر ۲۹۷۵ حاجی محمد حسین صاحب عہ
۲۹۵۶ منشی مولا بخش صاحب عہر ۔ مولوی عبد العزیز صاحب عہر
۲۱۹۰ سراج الدین صاحب عہر ۲۶۶۳ منشی محمد علی صاحب ۶
۔ مقصود علی صاحب ۶ ۱۹۹۷ بابو نور محمد صاحب صر
۔ حکیم محمد عمر صاحب ۶ ۲۶۹۰ فتحدین صاحب ؁
۔ منشی احمد دین صاحب عہر ۱۰۶۶ مولوی حبیب احمد صاحب ؁
۔ عبد الحکیم صاحب عہر ۔ رسول بخش صاحب عہر

محمد دین صاحب ۲۰۵۷ عہر ۔ محمد فیروز الدین ۲۹۹۴ عہر

یکم جون ۱۲ء

غلام مجتبےٰ صاحب ۲۷۰۵ صر ۔ فتح محمد صاحب ۲۷۰۶ صر
شیخ محمد حسن صاحب ۲۷۳۲ عہر

۶ ر جون ۱۲ء

سید نیاز حسین صاحب ۱۰۸۶ ۶ مستری فیض احمد صاحب للعہ
صاحب دین صاحب ۲۷۳۱ ۶ میاں چراغ دین صاحب ۹۸۰ ۶
غلام حیدر صاحب ۲۷۹۱ للعہر
پیر اند تا صاحب احمدی ۔ ؁

۱۳ ر جون ۱۲ء

محمد ابراہیم صاحب ۱۲۱۲ للعہ قاضی عبد المجید صاحب ۹۹۹ للعہ
میاں غلام رسول صاحب ۱۵۸۰ عہر ۔ گلاب الدین صاحب ۶ر

۱۸۔ جون ۱۲ء

سید جلال صاحب ۴۹ ؁ ۔ الٰہی بخش صاحب ۱۰۶۵ للعہ
مولوی محمد صاحب ۲۶۴ للعہ فدا حسین صاحب ۲۵۲۸ ؁
عبد العزیز صاحب ۲۷۴ للعہ عبد السلام صاحب ۲۹۱۱ للعہ
مستری زمان شاہ صاحب ۱۴۶۵ ۔ ۶

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی قیمتی رائے

تاریخ اسلام کے متعلق

"فصیح صاحب نے بڑی محنت سے لکھی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اندرونی تعلقات کی خوبی اور پختگی پر روشنی ڈالی ہے نفس مضمون تاریخ کی حد سے باہر نہیں نکلا" حضرت اقدس اور صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش [illegible] جناب ضرور خر[illegible] امید ہے کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کی جاوے۔

جنگ بدر سے جنگ موک تک

۲۸۔ دلچسپ واقعات ابتدائی چھ نمبروں میں شائع ہوئے حجم ۲۸۸ صفحات ۱۲ میں نمونۃً وی پی کئے جاتے ہیں (۱) گیارہ نمبر شائع ہو چکے ہیں (۲) ہر ماہ میں دو نمبر شائع ہوتے ہیں جن کا حجم ۹۶ صفحہ علاوہ سرورق ہوتا ہے (۳) قیمت سالانہ پیشگی ۲۴ نمبر یا ۱۱۵۲ صفحات للعہ مقرر ہے

ملنے کا پتہ

منشی فیض علی ۔ برادر زادہ فصیح ۔ مینجر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ ÷

(بدر پریس قادیان)